ڈیجیٹل لیٹر

کانگریس درپن

بہار

روزنامہ

پٹنہ 28 فروری، منگل

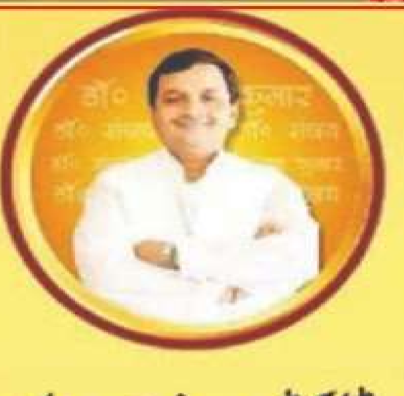

کانگریس درپن

(ہندی، انگریزی، اردو)

ڈاکٹر سنجے یادو
منیجنگ ایڈیٹر
کانگریس درپن

: 8252667278, 8789600201

: www.congressdarpan.com https://twitter.com/CongressDarpan
https://www.youtube.com/channel/UCuvxs6X8MPoMtfS2QMJi45A
: congressdarpan14@gmail.com http://www.facebook.com/congressdarpan22

کانگریس ہی کرے گی حزب اختلاف کی قیادت

نئی دہلی: اب ہمارے ملک میں سال کے 365 دن انتخابات کی گرما گرمی رہتی ہے۔ کارپوریشن اور پنچایت کے انتخابات سے لے کر اسمبلی اور پارلیمنٹ کے انتخاب تک کی تمام سرگرمیوں میں دہلی براہ راست ملوث رہنے لگی ہے۔ لیکن ان دنوں اس سرگرمی کا پارہ آسمان چھو رہا ہے کیونکہ آٹھ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات اسی برس ہونے والے ہیں اور پھر 2024 میں پارلیمانی انتخاب ہے۔ ایسے میں ساری پارٹیاں اسمبلی انتخاب کو بھی پارلیمانی انتخاب کے سیمی فائنل کی طرح دیکھ رہی ہیں۔ آئے دن مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ کی جارہی سروے کی رپورٹس آ رہی ہیں اور الگ دعوے کئے جا رہے ہیں۔ عام طور پر سیاسی مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر 2024 کے عام انتخاب میں ساری اپوزیشن پارٹیوں نے مل کر انتخاب لڑا تو پھر نریندر مودی کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ پھر مودی اینڈ کمپنی کو شکست دینا ایک مشکل مرحلہ ہے۔ حالانکہ بی جے پی کے لئے 2024 کا انتخاب آسان نہیں ہوگا، کم از کم 2019 جیسا مینڈیٹ تو اسے ملنا مشکل ہے لیکن پھر بھی وہ این ڈی اے کے باقی بچے ساتھیوں کے ساتھ مل کر سرکار تو بنا ہی لے گی۔ لیکن ان دنوں کانگریس پر جوش ہے، خاص طور پر راہل گاندھی کے ذریعہ کئے جانے والے بھارت جوڑو یاترا کی عوامی مقبولیت نے کانگریس کارکنان میں جوش بھر دیا ہے۔ ان دنوں کانگریس کے سینئر لیڈر اور صدر ملکارجن کھڑگے بھی نہایت پر جوش ہیں اور بی جے پی کو مسلسل آڑے ہاتھوں لے رہے ہیں۔ کھڑگے کے مطابق 2024 میں کانگریس کی قیادت والا گروپ بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے والا ہے۔ کھڑگے نے ناگالینڈ کے دیما پور میں ایک انتخابی ریلی میں کہا کہ تمام اپوزیشن پارٹیاں مل کر 2024 میں بی جے پی کو سبق سکھائیں گی۔ مرکز میں مخلوط حکومت اقتدار میں آئے گی جس کی قیادت کانگریس کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس تمام جماعتوں کے ساتھ باقاعدگی سے بات چیت کر رہی ہے۔ کیونکہ جمہوریت کو بچانے اور آئین کو بچانے کے لیے بی جے پی کو شکست دینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ہر وقت ہر پارٹی کو بات چیت کے لئے بلا رہی ہے۔ تمام پارٹیاں 2024 میں جیت کے بارے میں مسلسل اپنے خیالات کا اظہار کر رہی ہیں۔ اس لیے بی جے پی کے لیے اکثریت حاصل کرنا مشکل ہے۔ باقی تمام جماعتیں ایک ساتھ اکثریت حاصل کریں گے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کانگریس اس اتحاد کی قیادت کرنے جارہی ہے۔ اس سے صاف ہے کہ کانگریس اپنا قائدانہ کردار چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ بی جے پی کو کبھی بھی ناگالینڈ کی فکر نہیں رہی ہے۔ وہ ناگالینڈ کو ترجیح دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ بی جے پی کی سیاست کا مقصد ناگاؤں کی دیسی اور منفرد ثقافت کو تباہ کرنا ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنی ثقافت، پولرائزیشن اور نفرت کی سیاست پر اس حملے کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ کانگریس نے آزادی کے لیے اپنے کارکنان کی قربانی دی ہے، کیا بی جے پی کے کسی لیڈر کو آزادی کے لیے پھانسی دی گئی، کیا کوئی جیل گیا؟ اس کے برعکس انہوں نے گاندھی جی کو قتل کیا جنہوں نے آزادی دلائی اور آج ایسے لوگ حب الوطنی کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ 2024 کے عام انتخاب کو لے کر مہاراشٹرا کے سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے بھی کافی جارحانہ موڈ میں ہیں۔ شیو سینا کے لیڈر ان دنوں کافی غصہ میں ہیں خاص طور پر بی جے پی سے وہ آمنے سامنے دو دو ہاتھ کرنے کے موڈ میں ہیں۔ ان کی پارٹی اور اس کا انتخابی نشان چھن جانے کا غم تو انہیں ہے اور وہ اس کو بی جے پی کی گھناؤنی سازش قرار دے رہے ہیں۔ لیکن وہ مہاراشٹر میں عوام کے فیصلے کے منتظر ہیں۔

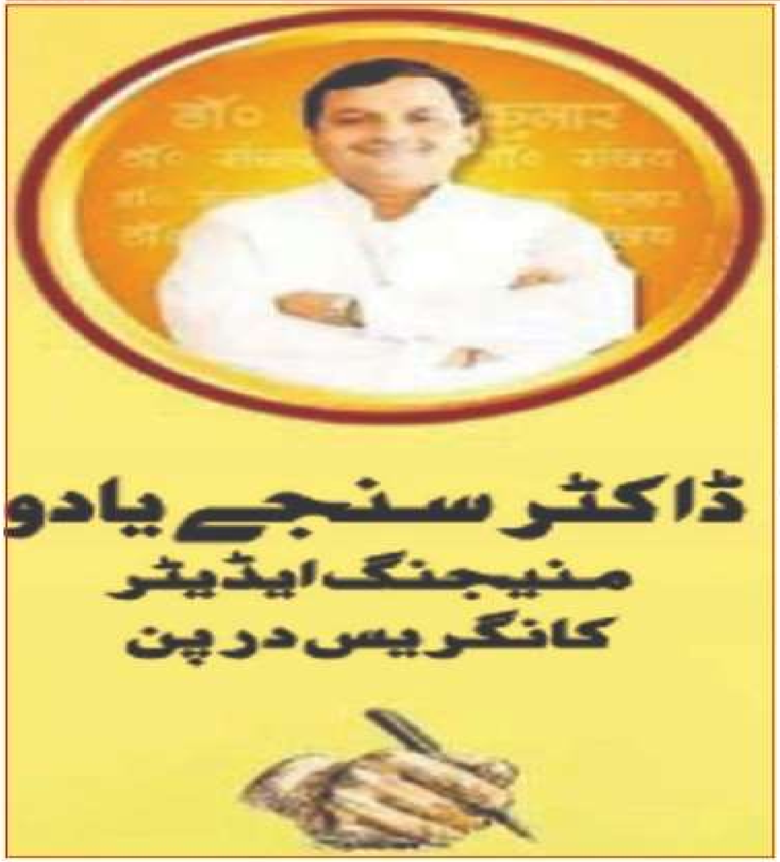

کانگریس درپن

(ہندی، انگریزی، اردو)

میں موقع کانگریس کارکنوں، ادیبوں، صحافیوں کے لئے کیا آپ کانگریس کے فکر ونظریات کو مانتے ہیں؟ کیا آپ کانگریس کارکن/ ادیب/ صحافی ہیں؟ کیا آپ کے اندر لکھنے کا جنون/ نئے لکھنے والے رپورٹر/ صحافی/ کانگریس کارکن ہیں؟ اگر ہاں تو کانگریس درپن میں آپ کا استقبال ہے۔ ہم آپ کی تحریر کو پورے ملک میں پہنچائیں گے۔ آپ ہندی، انگریزی، اردو تینوں زبان میں اپنا آرٹیکل لکھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سنجئے یادو

ایڈیٹر کانگریس درپن

8789600201

8252667278

مہلوک ناصر اور جنید کے گھر پہنچے عمران پرتاپ گڑھی، انصاف دلانے کا بھروسہ

مہلوک ناصر اور جنید کے گھر پہنچے عمران پرتاپ گڑھی، انصاف دلانے کا بھروسہ گھاٹ میکا گاؤں، راجیہ سبھا ممبر عمران پرتاپ گڑھی آج راجستھان کے گھاٹ میکا گاؤں پہنچے اور ہریانہ کے بھیوانی میں جلا کر ہلاک ہونے والے ناصر اور جنید کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ یہ واقعہ ہریانہ میں پیش آیا، ملزمان مسلسل قانون کو چیلنج کر رہے ہیں۔ متاثرہ خاندان انتہائی غریب ہے، میں جلد ہی وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت جی سے مل کر تفصیل سے بات کروں گا اور متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے مزید کوششوں پر زور دوں گا۔ واضح ہو کہ اس سے قبل بھی کئی اہم مدعوں پر عمران پرتاپ گڑھی نے مظلوموں کی آواز کو بلند کرتے رہے ہیں۔ چاہے وہ تبریز کا معاملہ ہو یا پھر پہلو خان کا ہر جگہ عمران پرتاپ گڑھی مظلوموں کا مسیحا بن کر متاثرین کی آواز بن کر سڑک سے سدن تک ان کی آواز پہنچائی ہے۔ جنید اور ناصر کے قاتلوں کو سخت سے سخت سزا دینے کی یقین دہانی کی ہے اور کہا ہے کہ راجستھان کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت سے اس معاملے پر تفصیلی سے بات کروں گا اور ان کو تمام حال احوال سے باخبر کرواؤنگا اور ملزمین کی گرفتاری سے لیکر ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ میں شاعر ہوں اور عوامی نمائندے کے طور پر راجیہ سبھا کا ممبر بھی ہوں اس لحاظ سے میں مظلوں کی آواز کو اپنی شاعری کے ذریعہ بھی اور ان کی آواز کو راجیہ سبھا میں پرزور طریقے سے اٹھاتا رہا ہوں اور اٹھاتا رہوں گا۔ متاثرہ خاندان کو میری دعا ہے کہ انہیں اللہ اس اندوہناک موقع پر صبر کی قوت دے اور قصورواروں کو سخت سے سخت سزا ملے۔

وزیراعظم مودی کے پاس راہل گاندھی کے سوال کا جواب نہیں؟

ہندوستانی سیاست اقدار اسی وقت خالی ہوگئی تھی جب ملک میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے جنم داتا آر ایس ایس کا عروج حاصل ہوا تھا۔ کچھ لوگ کچھ خواہ مخواہ ہی وہم پالے ہوئے ہیں کہ آر ایس ایس کے لوگ ایماندار، مہذب اور معاشرے کے تئیں وفادار ہوتے ہیں۔ کسی کا اصلی اور حقیقی چہرہ اس وقت سامنے آتا ہے جب ان کے ہاتھ میں طاقت آتی ہے۔ کسی جانور کے درندہ ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ اس وقت لگایا جاسکتا ہے جب اسے کھلے میں چھوڑ دیا جائے۔ یہی حال آر ایس ایس اور بی جے پی کا ہے۔ اگر وہ شریف ہے (حالانکہ وہ کبھی شریف نہیں رہی) تو اس کا اظہار قوت کے وقت ہوتا ہے۔ جب آر ایس ایس کو طاقت ملی ہے اس کا ہمیشہ بے جا استعمال کیا۔ ہندوستان کی آئین پر یقین نہ کرنے والی یہ تنظیم ملک کے قوانین کی دھجیاں اڑائی ہے۔ اس گروہ میں کوئی ایسا لیڈر دکھائی نہیں دیتا جس سے کسی مہذب بات کی توقع کی جائے۔ جب بھی بولتا ہے زہر اگلتا ہے، یا کسی کا مذاق اڑاتا ہے، کسی پر طنز کرتا ہے، کسی کو ملک کا باغی قرار دیتا ہے تو کسی کو غدار بتاتا ہے۔ کسی کو بے ایمان کہتا ہے تو کسی کو چور کے لقب سے نوازتا ہے۔ یہ اس پارٹی کی سطح ہے۔ ظاہری بات ہے کہ گندے اور نفرت، اشتعال، دشمنی اور کسی طبقہ کے خلاف گندی ذہنیت رکھنے والی بیج سے اچھی پیداوار کی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہی حال اس وقت ہندوستان کی سیاست کا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی بھی اپنے مخالفین کو ملک دشمن اور پاکستانی کہنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی فوج کا تو کہنا کہ ابھی بنارس میں ہندو یونیورسٹی کے اساتذہ وطلبہ سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے نوٹوں کی منسوخی کی مخالفت کرنے والی سیاسی جماعتوں اور لیڈروں پر' پاکستان کی طرح حکمت عملی اختیار کرنے اور بے ایمانوں کو بچانے کے لئے سیاسی تحفظ فراہم کرنے والا تک کہہ دیا۔ پاکستان دراندازوں کو بھیجنے کے لئے سرحد پر فائرنگ شروع کر دیتا ہے۔ وزیراعظم نے کہا، ہماری فوج ادھر مصروف ہو جاتی ہے اور دہشت گرد لپک کر گھس جاتے ہیں۔ پاکستانی فوج دراندازوں کو' کور دیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح بے ایمانوں کو بچانے کے لئے اپنے ملک میں' سیاسی تحفظ دیا جا رہا ہے۔" انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جیب کترا پیچھے ہی پاکٹ مارتا ہے، اس کے ساتھی پولیس کو بھٹکانے کے لئے دوسری طرف چور چور کا شور مچاتے ہیں۔ پولیس کی توجہ بٹتے ہی جیب کترا نکل جاتا ہے۔ بے ایمانوں کو بچانے کے لئے نہ جانے کیسی کیسی ترکیبیں اختیار کی جارہی ہیں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ 1970 سے ملک کی معیشت کی کور ٹیم میں تھے۔ ڈاکٹر سنگھ کا کہنا ہے کہ جس ملک میں 50 فیصد لوگ غریب ہوں وہاں کیش لیس نظام کے لئے نئی ٹیکنالوجی کس طرح لائی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کو بتانا چاہئے کہ 10 برس وہ وزیراعظم تھے، ملک کے وزیر خزانہ تھے پھر بھی آدھی آبادی غریب کس طرح رہ گئی۔ وزیراعظم نے کہا کہ اسی طرح سابق وزیر خزانہ پی چدمبرم نے کہہ دیا 50 فیصد گاؤں میں بجلی ہی نہیں ہے۔ انہوں نے طنز کیا، کیا بجلی کا تار ہم نے کاٹ دیا۔ کیا ستون ہم نے اکھاڑ دیا۔ بھائی میرے، ہمیں بتائیے کہ آپ نے یہ رپورٹ کارڈ کس کا پیش کیا ہے۔ ملک میں 60 برس سے زیادہ حکومت آپ کی پارٹی کی تھی، تو یہ سب کس طرح رہ گیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ملک میں بڑی صفائی مہم چل رہی ہے۔ گندگی کا ڈھیر ہو گیا ہے۔ گندگی کے ڈھیر کے پاس سے گزرنے سے بدبو آتی ہے۔ ایک حد تک بو محسوس ہوتی ہے لیکن جب اس کی صفائی شروع ہوتی ہے تو وہ اتنی پھیلتی ہے کہ وہاں سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آج کل طرح طرح کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے بو کی صفائی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ 'بھولے بابا کی زمین کا آشیرواد ہمارے ساتھ ہے۔ عوام کا اعتماد مل رہا ہے۔ گندگی کی صفائی تو ہو کر رہے گی۔ گزشتہ تقریباً نو برسوں سے پارلیمنٹ میں راہل گاندھی کے سوالوں کا جواب نہیں دیتے ہیں بلکہ ہر سوال کے جواب میں سوال کرتے ہیں۔ تان نہرو پر ٹوٹ جاتا ہے۔

راہل گاندھی نے پارلیمنٹ کے موجودہ سیشن میں گوتم اڈانی، ملک کی سلامتی، خارجہ پالیسی وغیرہ کے بارے میں سوالات کئے تھے لیکن جواب میں وزیراعظم نریندر مودی نے اڈانی کے معاملے میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے الزامات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا کہ تو سال سے اپنی حکومت پر کچھ ٹھوس تنقید کا انتظار کر رہے ہیں لیکن انہیں اس کے بجائے صرف جھوٹے الزامات اور گالیاں ہی ملی ہیں۔ لوک سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر دو روز تک جاری بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ان کے ساتھ 140 کروڑ ہم وطنوں کے بھروسے کی ڈھال ہے اور جھوٹ کا کوئی اسلحہ اس ڈھال کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ انہیں دی گئی گالیوں اور الزامات کو کروڑوں ہندوستانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہندوستانی سماج میں مثبت سوچ کا کلچر ہے۔ ہندوستانی معاشرہ منفی کو برداشت تو کرسکتا ہے لیکن اسے کبھی قبول نہیں کرسکتا۔ اڈانی معاملے پر مسٹر گاندھی کے دعووں کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے محض یہ کہا کہ جو لوگ یہ دعوی کرتے رہے ہیں کہ ہندوستان 2014 کے بعد کمزور ہوا ہے۔ وہ ہی آج حکومت پر پڑوسی ممالک کو دھمکی دے کر فیصلے کرانے کا الزام لگا رہے ہیں۔ انہیں پہلے یہ طے کرنا چاہئے کہ ہندوستان مضبوط ہوا ہے یا کمزور۔ 2004 اور 2014 کے درمیان یو پی اے کے دور حکومت کو تباہی کی دہائی اور 2020-30 کو ہندوستان کی دہائی قرار دیا۔ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی سے پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ آنے والے وقت میں بڑی یونیورسٹیاں بھی کانگریس کی شکست اور اسے ڈبونے والوں پر تحقیق کریں گی۔ وزیراعظم نے کہا، "ان کی گالیاں اور ان کے الزامات کو ان کروڑوں ہندوستانیوں سے گزرنا پڑے گا۔ کچھ لوگ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے زندگی بسر کر رہے ہیں، لیکن مودی ملک کے 25 کروڑ خاندانوں کے لیے جی رہا ہے۔ میرے پاس 140 کروڑ ہم وطنوں کے بھروسے کی ڈھال ہے اور وہ اس ڈھال کو اپنے جھوٹ کے ہتھیاروں سے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ گاندھی کے نام پر سیاست کرنے والوں کو کم از کم ایک بار گاندھی کو پڑھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا تھا کہ لوگ اپنے فرض پر عمل کریں گے تو دوسروں کے حقوق کا تحفظ ہوگا۔ فرض اور حقوق کے درمیان لڑائی نہیں ہو سکتی۔ کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے منگل کو وزیراعظم نریندر مودی پر سیدھا حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ مودی حکومت کی ملکی، خارجہ اور اسٹریٹجک پالیسیاں اور ترقیاتی پروگرام صنعت کار گوتم اڈانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے بنائے جا رہے ہیں جس کی عالمی سطح پر تحقیق کی جانی چاہیے اور مسٹر مودی کو سیاست اور کاروبار کے درمیان اس انوکھے رشتے کے لیے 'گولڈ میڈل دیا جانا چاہیے۔ 31 جنوری کے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے صدر دروپدی مرمو کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر لوک سبھا میں مسٹر راہل نے مسٹر مودی پر سیدھا طنز کیا اور پوچھا کہ یہ جادو کیسے ہوا کہ 2014 میں امیر ترین لوگوں کی فہرست میں 609 ویں نمبر پر رہنے والے مسٹر اڈانی 2022 میں دوسرے نمبر پر پہنچ گئے۔ کس طرح ان کی مجموعی مالیت 2014 میں 8 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2022 میں 140 ارب ڈالر سے زیادہ ہوگئی۔ پچھلے چار مہینوں میں انہوں نے کنیا کماری سے کشمیر تک تقریباً 3600 کلومیٹر پیدل یاترا کی۔ اس یاترا میں انہیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ عوام کی آواز کو بہت گہرائی سے سننے کا موقع ملا۔ آج کل سیاست میں پیدل چلنے کا رجحان کم ہو گیا ہے۔ سیاست دانوں نے گاڑیوں، ہیلی کاپٹروں اور ہوائی جہازوں میں چلنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شروع میں یاترا کے دوران لوگ آتے تھے اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ بے روزگاری اور مہنگائی کی بات کرتے تھے۔ تقریباً 500-600 کلومیٹر کے بعد عوام کی آواز گہرائی سے سنائی دینے لگی اور یاترا خود ہی بات کرنے لگی۔ اتنے لوگوں سے بات کرتے ہوئے میری (مسٹر گاندھی کی) آواز بند ہو گئی۔ کسان، نوجوان، طالب علم، قبائلی وغیرہ آئے۔ بے روزگاری کی بات کی تو پردھان منتری انشورنس اسکیم کی قسطیں ادا کرتے ہیں لیکن کلیم نہیں ملتا۔ قبائلیوں کی زمینیں چھین لی جاتی ہیں۔ پہلے جو ملتا تھا اب نہیں مل رہا۔ کسانوں نے کم از کم امدادی قیمت، کسان بل کا مسئلہ اٹھایا۔ اگنی ویر کی کہانی منظر عام پر آگئی۔ کانگریس کے لیڈر نے کہا کہ یاترا کے دوران نوجوانوں اور سابق فوجی افسران نے اگنی ویر کے بارے میں بتایا کہ یہ اسکیم فوج کی طرف سے نہیں آئی ہے۔ یہ وزارت داخلہ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی طرف سے آئی ہے۔ یہ قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے فوج پر تھوپی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق فوجی افسران کہتے ہیں کہ اس سے ملک کمزور ہو جائے گا۔ ہم ہزاروں لوگوں کو ہتھیاروں کی تربیت دے رہے ہیں۔ کچھ عرصے بعد وہ سوسائٹی میں واپس آجائیں گے۔ معاشرے میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے۔ اس سے معاشرے میں تشدد کے پھیلنے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ صدر کے خطاب میں اگنی ویر اسکیم کے بارے میں صرف ایک جملہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ بے روزگاری کا ایک لفظ تک نہیں ہے۔ مہنگائی کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ یاترا کے دوران انہیں ہم وطنوں کی تکالیف کے بارے میں جو کچھ بھی سننے کو ملا، صدر کے خطاب میں ایک بات بھی نہیں تھی۔

یاترا کے دوران انہوں نے کیرالا، تمل ناڈو، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، پنجاب، جموں و کشمیر میں ایک نام یکساں سنا، وہ نام اڈانی تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ اڈانی کسی بھی کاروبار میں آتا ہے اور کبھی ناکام نہیں ہوتا ہے۔ یہ کیسے ہو رہا ہے، ہم بھی سیکھنا چاہتے ہیں۔ لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ گوتم اڈانی 2014 سے پہلے تین سے چار شعبوں میں کام کرتے تھے۔ اب وہ آٹھ سے دس شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ بندرگاہوں، ہوائی اڈوں، قابل تجدید توانائی، اسٹوریج وغیرہ کے شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ اڈانی ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر میں سیب کا کاروبار کریں گے۔ ہوائی اڈے، بندرگاہیں اڈانی چلائیں گی۔ آخر اڈانی جی کو یہ کامیابی کیسے ملی؟ ان کا ہندوستان کے وزیر اعظم سے کیا رشتہ ہے؟ سال پہلے ایک اصول تھا کہ جو لوگ ہوائی اڈے کے کاروبار میں نہیں ہیں انہیں ہوائی اڈے کے کاروبار میں آنے کی اجازت نہیں تھی، لیکن اس اصول کو تبدیل کر کے چھ ہوائی اڈے اڈانی کو دے دیے گئے ہیں۔ ہندستان نے اسٹریٹجک لحاظ سے اہم ہوائی اڈے کھو دیے۔ ممبئی ایئرپورٹ جی وی کے کے نزدیک تھا۔ ایجنسیوں کا استعمال کرتے ہوئے جی وی کے سے ہوائی اڈہ چھین کر اڈانی کو دے دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کا 24 فیصد ہوائی ٹریفک اور 31 فیصد ہوائی کارگو اڈانی کے تحت چل رہا ہے۔ حکومت کی پالیسیوں کے بارے میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ ملک کی خارجہ پالیسی اور دفاعی پیداوار میں بھی مسٹر اڈانی کو فائدہ پہنچانے کا کام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر اڈانی کو دفاعی صنعتوں کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ گزشتہ روز وزیر اعظم نے ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ کے حوالے سے غلط الزامات لگائے۔ 126 طیاروں کا ٹھیکہ انیل امبانی کو دیا گیا تھا لیکن انیل امبانی نے خود کو دیوالیہ قرار دے دیا۔ مسٹر اڈانی نے ایلبائٹ کمپنی کے ساتھ مل کر ڈرون تیار کرنا شروع کیا ہے اور یہ ڈرون فوج کو فروخت کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم اسرائیل کے دورے پر جاتے ہیں اور اس کے فوراً بعد مسٹر اڈانی کو یہ ٹھیکہ مل جاتا ہے۔ آج مسٹر اڈانی سنائپر رائفلیں، ڈرون اور بہت سے اہم دفاعی ساز و سامان بناتے ہیں۔ انہیں ہندوستان کا پہلا ایم آر او قائم کرنے کا کام بھی ملا ہے۔ اگر آپ آسٹریلیا جائیں تو وہاں کے بینکوں سے آپ کو ایک ارب ڈالر کا خطیر قرض فوراً مل جاتا ہے۔ بنگلہ دیش کے اپنے پہلے دورے پر مسٹر اڈانی کو 1500 میگاواٹ پاور پلانٹ لگانے کا 25 سال کا طویل مدتی ٹھیکہ مل جاتا ہے۔ سری لنکا کی پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی کے سامنے اپنے بیان میں سرکاری پاور کمپنی کے سربراہ نے صدر راجا پکشے کے حوالے سے کہا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر مودی ہوا سے چلنے والے پاور پلانٹ کا ٹھیکہ اڈانی گروپ کو دینے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ پوری دنیا، خاص طور پر امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کو اس بات پر تحقیق کرنی چاہیے کہ سیاست اور کاروبار کے درمیان کس قسم کا رشتہ ہے۔ وزیر اعظم کو ایسے باہمی فائدہ مند تعلقات کے لیے گولڈ میڈل دیا جانا چاہیے۔ ایک وقت تھا جب سیاست سمجھے ہوئے، معاشرہ میں بے پناہ خدمات انجام دینے والے، عوامی حقوق کے لئے گالیاں برداشت کرنے والے، لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے پولیس کی لاٹھیاں کھانے والے، ٹوٹی پھوٹی چپل اور موٹے جھوٹے کھدر کے کپڑے پہننے والے اور اخلاقی اعلی معیار کے ہر سانچے میں ڈھل کر سیاست میں قدم رکھتے تھے، رکھتے نہیں تھے بلکہ انہیں عوام سیاست میں دھکیل دیا جاتا تھا اور وہ اپنے لوگوں کی امیدوں پر کھرے اترنے کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے۔ وہ اپنے عوام کی بھلائی کے لئے ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔ کوئی بھی شخص ان سے کسی بھی وقت مل سکتا تھا لیکن اب وقت بدل گیا ہے طریقے بدل گئے ہیں۔ یہ باتیں ہندوستانی سیاست میں اب داستان پارینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہندوستانی سیاست میں اخلاقیات ختم ہوتی جا رہی ہے، سیاستدانوں کا زبان پر کنٹرول نہیں رہا۔ انہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اس کا کیا مطلب نکلتا ہے۔ ذاتی حملے اور کسی کی ذات پر کیچڑ اچھالنا اتنا آسان ہو گیا ہے اس سے سہل کوئی چیز نہیں رہی۔

وزیراعظم راہل کے سوالات سے عاجز

وزیراعظم راہل کے سوالات سے عاجز

نئی دہلی: 7 فروری کا دن پارلیمنٹ کی تاریخ کا ایک ایسا دن تھا جب راہل گاندھی نے مودی حکومت کے 9 سالہ دور کو محض انگریزی کے تین مصرعوں میں سمیٹ دیا اور اس کا مفہوم یہ تھا کھیل کر شروعات ہو کھیل کر ہی ترقی ہو گیا اور مل کر کام کرنے سے ہی کامیابی ملے۔ راہل گاندھی کا اشارہ اڈانی اور مودی جی کے گہرے رشتے کی طرف تھا۔ راہل گاندھی نے ملک کے لوگوں کو بتا دیا کہ ملک کو وشو گرو بنانے کے نعرے کے پیچھے، نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے پیچھے، سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس کے پیچھے، ملک کو نفرت کی آگ میں جھونکنے کے پیچھے، تمام اہم سرکاری کمپنیوں کو بیچنے کے پیچھے، سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ حزب اختلاف کو جیل رسید کرنے کے پیچھے، پیگاسس کے ذریعہ ملک کے تمام اہم لوگوں پر نگاہ رکھنے کے پیچھے، عدالت عالیہ سے الجھنے کے پیچھے، غیر ملکی دوروں کے پیچھے، نفرتی بیان بازی کے پیچھے، ہندو راشٹر بنانے کے پیچھے، سی اے اے اور این آر سی کے پیچھے، اور اب اڈانی کی کمپنیوں پر ہنڈن برگ کی رپورٹ آ جانے کے باوجود سرکار کی طویل خاموشی کے پیچھے کی سچائی کیا ہے۔ راہل گاندھی نے جس طرح پارلیمنٹ میں نریندر مودی اور اڈانی کے رشتوں پر سے پردہ اٹھایا ہے اس کے بعد سرکار کو اقتدار میں قائم رہنے کا کوئی حق نہیں۔ ملک کے لوگوں کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ راہل گاندھی نے جو کچھ کہا کیا اس کی سچائی سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے؟ راہل گاندھی کی سات فروری کی تقریر نے متعدد بی جے پی کے لیڈروں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ان کے پاؤں کے نیچے کی زمین کتنی بھر بھری ہے اور اس سرکار نے اپنے تمام دور اقتدار میں عوام کو صرف دھوکہ دیا ہے اور اسی وجہ سے صدر کی پوری تقریر میں نہ کہیں مہنگائی کا ذکر ہوا اور نہ بے روزگاری کا۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران پورے ملک کو یہ بتا دیا کہ کس طرح مودی اینڈ کمپنی نے اقتدار سنبھالتے ہی تمام بی جے پی کے ممبران پارلیمنٹ کو اپنے پرانے عملے کو بدلنے کی تاکید کی تاکہ ان پرانے پرسنل سکریٹریز کی جگہ ایسے لوگوں کو رکھا جا سکے جن کا بیک گراؤنڈ سنگھی ہوتا کہ کسی کے بھی بغاوت کا کوئی امکان نہ ہو۔ لیکن اس طرح کے چاق و چوبند، اور ان تمام باریکیوں پر نظر رکھنے والے مودی جی کو اس کا خیال بھی نہ آیا کہ اڈانی کی متعدد کمپنیوں میں جو رقم باہر کی کمپنیاں (شیل کمپنیاں) اپنا پورا کا پورا سرمایہ لگا رہی ہیں ان کمپنیوں کا بیک گراؤنڈ کیا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں جو اپنی اپنی کمپنیوں کا سارا کا سارا حصہ اڈانی کی کمپنیوں کا شیئر خریدنے میں صرف کر رہی ہیں۔ راہل گاندھی کے مطابق یہ انڈیکھی جان بوجھ کر کی گئی تاکہ اڈانی کی کمپنی کے ذریعہ بی جے پی کو غیر ملکی فنڈ آسانی سے مل سکے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم سے براہ راست سوال کیا کہ آپ ملک کے لوگوں کے اس سوال کا جواب دیں کہ اڈانی جی کے ساتھ آپ نے کتنے غیر ملکی دورے کئے اور کتنی بار آپ کے دورے کے آس پاس اڈانی جی نے بھی اس ملک کے دورے کر کے ٹھیکے حاصل کئے۔ راہل نے سوال کیا کہ گزشتہ بیس برسوں میں اڈانی جی نے بی جے پی کو کتنے پیسے دیئے۔ الیکٹورل بانڈ کے ذریعہ کتنے پیسے دیئے۔ ماریشس اور دیگر ممالک کی شیل کمپنیاں کس کی ہیں؟ اور ہزاروں کروڑ روپے جو ان کمپنیوں کے ذریعہ اڈانی کی کمپنیوں میں دیئے گئے وہ پیسے کیسے ہیں؟ اور اس سوال کا جواب اس لئے اہم ہے کہ یہ نیشنل سیکیورٹی سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ افسوسناک سچائی یہ بھی ہے کہ راہل گاندھی کے ان تمام سوالات کا جواب دینے کی جگہ وزیر اعظم نے ایک طرف ماضی کی طرح حسب معمول اپنی اور اپنے سرکار کی قصیدہ خوانی کی یا پھر کانگریس کے دور اقتدار پر تنقید کی۔ وزیر اعظم کی تقریر کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ راہل گاندھی سمیت تمام حزب اختلاف کے سوالات اور عوامی مسائل سے اٹھنے والے سوالات کا وزیر اعظم کے پاس کوئی جواب نہیں۔